حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ واقعات اور روحانی ترقی اور تربیتی امور کیلئے نصائح

ماں باپ دونوں مل کر بچوں کی تربیت پر زور دیں، ان سے دوستی رکھیں تو تربیتی مسائل حل ہو سکتے ہیں

دین کی باتوں کو غور سے سننا، انہیں یاد رکھنے کی کوشش کرنا اور ان پر عمل کرنا ہر احمدی کا مطمح نظر ہونا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جنوری 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29 جنوری 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مخفی ہے مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے اور دعا کے ذریعے سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ انسان بعض مشکلات پڑنے پر بالکل عاجز رہ جاتا ہے اس وقت دعا کے ذریعے سے مشکلات حل ہو سکتے ہیں۔ رفقاء حضرت مسیح موعود کو دعاؤں پر ایسا یقین اور ایمان تھا کہ غیروں پر بھی ان کی دھاک تھی۔ غیر بھی سمجھتے تھے کہ ان احمدیوں کی دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔ حضور انور نے حضرت منشی اروڑے خاں صاحب کی دعا کی قبولیت کا واقعہ بیان کر کے فرمایا کہ یہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے اپنی بزرگی اور دعاؤں کا اثر غیروں پر بھی ڈالا ہوا تھا۔ اور یہی چیز ہے جسے ہمیں آج بھی اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنا چاہئے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ واقعات اور کچھ ایسے امور بیان فرمائے جو ہماری روحانیت میں ترقی اور تربیت کیلئے بہت ضروری ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس دنیا میں لوگوں کی طبیعتوں اور احساسات میں جس قدر فرق ہے، یہی قانون روحانی دنیا میں بھی چلتا ہے۔ کسی پر نماز کا زیادہ اثر ہوتا ہے، کسی پر کم اثر ہوتا ہے۔ پس جماعت میں ایسے افراد کی اکثریت ہونی چاہئے کہ جن کی حسّیں ایسی ہوں جو روحانی اثرات کو زیادہ سے زیادہ قبول کرنے والی ہوں اور پھر دنیا کو بتانے والی ہوں کہ حقیقی نماز کیا چیز ہے۔ اور حقیقی عبادت کیا چیز ہے اور اس کے لئے کس قسم کی حس پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے زمانے میں مختلف ممالک سے بعض سعید فطرت لوگوں کی حضرت مسیح موعود سے ملاقات کی خواہش اور پھر آپ کی بیعت میں آ کر ایمان اور اخلاص میں بڑھنے کے واقعات بیان فرمائے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں میں دیکھتا ہوں کہ جماعت کی ترقی یورپین ملکوں کی نسبت امریکہ میں سب سے زیادہ ہو رہی ہے، بعض یورپین ممالک میں بھی احمدیت پھیل رہی ہے مگر امریکہ میں ترقی کے زیادہ آثار پائے جاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ امریکہ کی جماعت ایسے نیک فطرت لوگوں کی تلاش کر کے دین حق کے جھنڈے تلے انہیں لانے کی کوشش کرے۔

حضرت مسیح موعود کے بچوں کے ساتھ تعلقات اور ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھنے کے بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ پہلے تو جب وہ بہت چھوٹا بچہ ہوتا ہے تو کہانیوں کے ذریعے اس کی تربیت ضروری ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود ہمیں انبیاء علیہم السلام کے سچے واقعات اور قصے سنایا کرتے تھے۔ پس بچپن میں تعلیم کا بہترین ذریعہ کہانیاں ہیں۔ پھر جب وہ بچہ ذرا بڑا ہو جائے تو اس کیلئے تعلیم و تربیت کی بہترین چیزیں کھیلیں ہیں۔ فرمایا پس باپوں کو بھی بچوں کو وقت دینا چاہئے۔ اگر ماں باپ دونوں مل کر بچوں کی تربیت پر زور دیں اور ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھیں تو یقیناً بہت سے تربیت کے مسائل حل ہو جائیں۔ فرمایا کہ بچوں کی دوستیاں بھی ایسی ہونی چاہئیں جو بربادی کا موجب نہ ہوں۔ اصل دوستی یہ ہے کہ دوست کے فائدے کے لئے اس کے خلاف بھی چلنا پڑے تو چلو۔ اگر ایسا نہیں تو اسے تباہ کرتے ہو۔ معاشرے کے امن و سکون کے لئے اس بات کا بھی ہر ایک کو خیال رکھنا چاہئے کہ ایک دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھیں اور بلاوجہ زبانوں کے تیر نہ چلائیں جن کے زخم پھر ہمیشہ ہرے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو ماننے کے بعد اپنے ایمان کی حفاظت ہر احمدی کا فرض ہے۔ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہی ایمان کو ضائع کر دیتی ہیں۔ ہمیں ہمیشہ اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔ ایمان محنت سے آتا ہے اور جاتا ایک فقرے سے ہے۔ ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود کسی بزرگ کا مقولہ سنایا کرتے تھے کہ دست در کار و دل با یار۔ فرمایا اصل ذکر وہی ہے جو ان گنت ہو مگر ایک معین وقت مقرر کرنے میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ انسان اس وقت اپنے محبوب کے لئے اور کاموں سے بالکل الگ ہو جاتا ہے۔ پس معین رنگ میں بھی ذکر الٰہی کیا جائے اور غیر معین طور پر بھی اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ دین کی باتوں کو غور سے سننا، انہیں یاد رکھنے کی کوشش کرنا اور پھر ان پر عمل کرنا یہ ایک احمدی کا مطمح نظر ہونا چاہئے۔ عورتوں کے حوالے سے فرمایا کہ عورتوں میں بھی اس قسم کی غفلت پائی جاتی ہے کہ بعض دفعہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی وہ بہت ابتدائی تعلیم کی محتاج ہیں، اعلیٰ درجہ کی روحانی باتیں سننے کی ان میں استعداد ہی نہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہی بعض مردوں کا بھی حال ہے۔ پھر نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی کتابوں کو پڑھنا اور ان سے فائدہ اٹھانا بھی احمدیوں کے اہم ترین فرائض میں سے ہے اور عمل کرنے کی نیت سے تم ان امور کی طرف توجہ کرو۔ اللہ تعالیٰ جہاں ہمارے اندر قوت عملیہ پیدا کرے وہاں ہم ایسی تسبیح و تحمید کرنے والے ہوں جو ہماری روح کو بلندیوں پر لے جائے اور ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب مل جائے۔ آمین